سوال

مذکورہ دونوں صورتوں میں استاد کو تحفہ دینا کیسا ہے، ایک یہ کہ استاد ہم نے انفرادی طور پر قران کی تفسیر سمجھنے کے لیے رکھا ہو اور تنخواہ کے ساتھ تکمیل کے موقع پر کوئی تحفہ اسے دے دیا جائے۔ دوسرا استاد کسی ادارے کا ملازم ہو، اور ادارے کو ہم اپنی فیس ادا کر چکے ہوں، پھر تکمیل کے موقع پر استاد کو تحفہ دیا جائے۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک دوسرے سے تحائف کا تبادلہ کرنا افضل عمل ہے، اس سے باہمی محبت بڑھتی ہے، حسد اور بغض ختم ہوتا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَهَادُوا تَحَابُّو (الأدب المفرد: 594) (صحیح)

آپس میں تحائف دیا کرو (اس سے) تم آپس میں محبت کرنے لگو گے۔

بلکہ رسول اللہ نے رہنمائی کی ہے کہ کوئی شخص ادنی سا تحفہ بھی کسی کو دے تو وہ اسے نہ ٹھکرائے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ (صحيح البخاري، النكاح: 5178)

اگر مجھے پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے ضرور قبول کروں گا۔ اور اگر مجھے پائے کا ہدیہ دیا جائے تو میں ضرور قبول کروں گا۔

سوال میں مذکور پہلی صورت میں یعنی آپ نے انفرادی طور پر قران کی تفسیر پڑھنے کے لیے استاد رکھا ہوا ہے۔ آپ تفسیر قرآن کی تکمیل کے موقع پر اسے تنخواہ کے ساتھ کوئی تحفہ دے دیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ آپ کا مقصد اچھا ہے۔

اگر استاد کسی ادارے کا ملازم ہو اور آپ ادارے کو فیس ادا کر چکے ہوں، پھر تکمیل کے موقع پر استاد کو تحفہ دینا، اس بارے میں تفصیل درج ذیل ہے:

اگر آپ کی تعلیم اس ادارے میں مکمل ہو چکی ہے، رزلٹ کا اعلان ہو چکا ہے اور آپ دوبارہ اس استاد سے نہیں پڑھیں گے، تو پھر تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ آپ کا مقصد اچھا ہے۔

اگر آپ کی تعلیم اس ادارے میں جاری ہے اور آپ دوبارہ بھی اس استاد سے پڑھیں گے، اور آپ کے تحفہ دینے کا مقصد استاد کے قریب ہونا ہے، تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔ اگر آپ کا مقصد اچھا بھی ہے، پھر بھی استاد کے لیے یہ تحفہ لینا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے طبعی طور پر استاد آپ کے قریب ہو جائے گا اور آپ سے امتیازی رویہ رکھے گا، جو جائز اور درست نہیں ہے۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ (سنن أبی داود، الخراج والإمارة: 2943)

جسے ہم کسی کام پر متعین کریں اور اسے اس پر تنخواہ بھی دیں، تو جو وہ اس سے مزید لے گا وہ خیانت ہوگی۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی